ہفتہ | 13-جون 1998ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

ہفتہ 13 جون 1998ء 17 صفرالمظفر 1419 ہجری 13 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 125

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے

حضرت علیؓ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو۔ زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

(ابن ماجہ باب فی الایمان)

ارشادات حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح، جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا، تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 416)

جو شخص خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی دنیا ٹھیک ہو جاوے، خود پاک دل ہو جاوے۔ نیک بن جاوے اور اس کی تمام مشکلات حل اور دکھ دور ہو جاویں اور اس کو ہر طرح کی کامیابی اور فتح و نصرت عطا ہو تو اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ (-) کامیاب ہو گیا، بامراد ہو گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا۔ تزکیہ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 645)

عزیز نذرانہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"جہاں تک میرے دل کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ پیارا اور اس سے زیادہ عزیز نذرانہ میرے لئے اور کوئی نہیں ہوگا کہ احمدی خواہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا مجھے دعا کے ساتھ یہ لکھے کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان لوگوں میں داخل ہو گیا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں، جن کا عمل صالح ہے۔"

(دعوت الی اللہ ص۱)

دو ہفتہ کے لئے وقف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں

○ "میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔"

(الفضل 23-مارچ 66ء ص 4)

اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کی ترقی اور اس کی کامیابی اور خدا کے حضور سرخرو ہونے کے لئے کچھ قواعد مقرر ہیں۔ ان کی نگہداشت کے بغیر نہ ترقی ہو سکتی ہے نہ انسان کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ خدا کے حضور سرخرو ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں ناممکن ہو جاتی ہیں۔ جب تک اس رستہ کو اختیار نہ کیا جائے کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ خالی زور کسی جگہ کام نہیں آتا آج علوم کی ترقی میں جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے کہ زور تدبیر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بڑے بڑے پہلوانوں کو چنے کے برابر گولی ختم کر سکتی ہے۔ گاؤں کے گاؤں کا صفایا آنکھ سے نظر نہ آنے والے کیڑوں کے ذریعہ ڈاکٹر اور سائنس دان لوگ کر سکتے ہیں۔ یہ جنگ جو جرمنی فرانس اور انگلستان وغیرہ ممالک کے درمیان ہوئی اس میں جانبین نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اس طریق کو اختیار کیا کہ کہیں تپ محرقہ کے جراثیم اور کہیں ہیضہ کے جراثیم سے اپنے بنی نوع کی جانیں لیں۔ یہ وہ ہتھیار تھے جو نظر نہ آتے تھے۔ مگر کس طرح ان سے ہزاروں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ریل کا ایک انجن اس قدر وزن کھینچ کر لے جاتا ہے کہ پچاس ہاتھی بھی اتنے بوجھ کو جنبش نہیں دے سکتے۔ یہ سب تدبیر کے کھیل ہیں۔

غرض وہی کام جو زور سے نہیں ہو سکتا تدبیر سے احسن طور سے ہو سکتا ہے۔ اسی نکتہ کو نہ سمجھنے کے باعث لوگوں نے اسلامی عبادات کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اسلام نے پانچ وقت نماز فرض کی ہے مگر یہی نماز بعض اوقات میں پڑھنی ناجائز قرار دی ہے۔ روزے رکھنے حلال ہیں اور فرض ہیں مگر زیادہ سے زیادہ اگر کوئی نفلی روزے رکھنے چاہے تو ایک دن چھوڑ کر رکھ سکتا ہے۔ ہمیشہ روزہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اور بعض ایام میں قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ اپنے اموال کا غربا میں تقسیم کرنا ثواب کا موجب ٹھہرایا بلکہ بعض اوقات فرض کیا ہے۔ مگر مرنے والے کو اپنے مال سے ایک ثلث سے زیادہ دینے کی ممانعت کی ہے۔ تو عبادات مقرر کی ہیں۔ اور ان پر زور دیا ہے مگر انہی عبادتوں کے بجا لانے سے دوسرے وقت میں روک بھی دیا ہے۔ لیکن (دین حق) کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا بعض نے رات کی عبادت کو ضروری بتایا ہے اور کہہ دیا کہ ساری رات الٹے لٹکے رہو یا کھڑے رہو۔ بعض نے مال خدا کی راہ میں دینے کا حکم دیا اور کہہ دیا کہ سارے کا سارا دو۔ روزے کا حکم دیا اور ساری عمر کے لئے دیا۔ غرض (دین حق) نے عبادت کو ایک گر اور قاعدے کے ماتحت رکھا ہے۔ تاکہ اس کا کوئی نتیجہ اور فائدہ مترتب ہو۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ تم اگر ایک گز زمین میں دس من غلہ ڈھیر کر دو اور توقع یہ رکھو کہ اس سے بہت سا غلہ پیدا ہوگا۔ تو یہ غلطی ہوگی بلکہ اس دس من کی بجائے ایک چھٹانک غلہ اتنی زمین میں ڈالا جائے تو وہ اس دس من سے زیادہ پھل دے گا۔ کیونکہ یہ بھی قاعدہ ہے کہ ایک بیج جو زمین میں ڈالا جائے اس میں سے ہر ایک دانے میں کچھ فاصلہ ہونا چاہئے۔ گیہوں یا مکی یا باجرہ یا کوئی جنس من بھر زمین میں ڈال دی جائے اور اس قاعدے کو مدنظر نہ رکھا جائے تو بے وقوفی ہوگی۔ من بھر وہ [illegible] میں [illegible] سکتا جو قاعدے کے ماتحت ڈالا ہوا ایک چھٹانک [illegible] سکتا ہے۔

(از خطبہ 17- اکتوبر 192[illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

حکایاتِ سعدی دلچسپ و نصیحت آموز

اہل حق مصیبت کو گناہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ میں نے ایک پارسا کو دریا کے کنارے پر دیکھا جس کو چیتے نے زخمی کر دیا تھا۔ اور اس کا زخم کسی دوا سے اچھا نہ ہوتا تھا۔ عرصہ دراز سے اس تکلیف میں مبتلا تھا اور ہر وقت خدا عزوجل کا شکر ادا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ شکر کس بات کا ادا کرتے ہو اس نے کہا اس کا کہ مصیبت میں مبتلا ہوں نہ کہ گناہ میں۔

جواب جاہلاں باشد خموشی ایک عالم و فاضل شخص ایک ملحد (دہریے) سے بحث کر رہا تھا وہ جو دلیل پیش کرتا ملحد اسے رد کر دیتا اور کہتا میں تو تمہاری دلیل کے ماخذ ہی کو سرے سے نہیں مانتا۔ ناچار وہ عالم بحث سے دستبردار ہو کر وہاں سے چل دیا۔ کسی نے کہا واہ صاحب آپ اتنے علم و فضل کے باوجود ایک بے دین کے مقابلے میں عاجز آ گئے۔ اس نے جواب دیا کہ میرے علم کا منبع اور ماخذ قرآن حدیث اور بزرگان دین کے اقوال ہیں اور یہ بے دین ان کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے اور میری کوئی دلیل سنتا ہی نہیں مجھے کیا پڑی ہے کہ میں اس کے کفریہ کلمات سنتا رہوں۔

ایک کے بعد دوسری گرفتاری شیخ سعدیؒ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ میرا قیام دمشق میں رہا۔ ایک دفعہ میں اہل دمشق سے بیزار ہو کر شہر سے نکل گیا اور فلسطین کے جنگلوں میں سکونت اختیار کر لی۔ اور لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیا۔ وہاں کے عیسائیوں نے مجھے پکڑ کر قید کر لیا اور پھر یہودی قیدیوں کے ساتھ مجھے طرابلس میں خندق کھودنے کے کام پر لگا دیا۔

مدت کے بعد حلب کا ایک رئیس جس سے میری جان پہچان تھی وہاں سے گزرا۔ اس نے مجھے پہچان لیا اور پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے۔ میں نے کہا کیا بتاؤں میں آدمیوں سے پہاڑ اور جنگل کی طرف بھاگتا تھا کہ خدا کی عبادت کے لئے یکسوئی میسر ہو۔ لیکن اس وقت میری حالت کا اندازہ کر لو کہ یکسوئی چاہتے چاہتے جانوروں کے اصطبل میں آ پھنسا ہوں، سچ پوچھو تو

پائے در زنجیر پیشِ دوستاں
بہ کہ با بیگانگاں در بوستان

دوستوں کے سامنے قیدی بن کر رہنا اس سے بہتر ہے کہ بیگانوں کے ساتھ باغ میں رہے۔

رئیس کو میری حالت پر رحم آ گیا۔ اور اس نے دس دینار دے کر مجھے فرنگیوں کی قید سے چھڑا لیا۔ پھر مجھے اپنے ساتھ حلب لے گیا۔ اس کے ایک بیٹی تھی۔ اس نے سو دینار مہر پر میری شادی اس لڑکی سے کر دی۔ کچھ مدت وہاں گزری تھی کہ بیوی نے بدمزاجی اور زبان درازی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ میرا جینا دوبھر کر دیا۔ ایک بار اس نے مجھے طعنہ دیا کہ کیا تو وہی نہیں جس کو میرے باپ نے دس دینار دے کر فرنگیوں کی قید سے چھڑایا تھا۔

میں نے کہا ہاں بے شک میں وہی ہوں۔ دس دینار دے کر مجھے فرنگیوں کی قید سے چھڑایا اور سو دینار کے عوض تیرے ہاتھ گرفتار کرا دیا۔

ظلم کا گناہ قیامت تک پیچھا نہیں چھوڑتا حجاج بن یوسف ثقفی عراق کا ظالم گورنر تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایک مرد پاکباز کی گرفتاری کا حکم دیا۔ جب ان کو گرفتار کر کے حجاج کے سامنے لائے تو اس نے ان سے کئی سوال کئے۔ انہوں نے ہر سوال کا معقول جواب دیا۔ حجاج نے جھلا کر حکم دیا کہ اسے قتل کر دو۔ حجاج کا حکم سن کر ہنس دیئے اور پھر رونے لگے۔ حجاج نے ہنسنے اور رونے کا سبب پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ رونے کا سبب تو یہ ہے کہ میرے چار معصوم بچے ہیں وہ یتیم ہو جائیں گے۔ اور ہنسنے کی وجہ یہ ہے کہ میں اللہ کے سامنے سرخرو ہو جاؤں گا۔ کیونکہ ناحق جرم بے گناہی میں قتل کیا جا رہا ہوں۔ ان کی بات سن کر کئی اہل دربار بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے سفارش کی کہ ان کی جان بخشی کر دی جائے لیکن حجاج نے ایک نہ سنی اور ان کو قتل کر کے ہی دم لیا۔

کہتے ہیں کہ ایک بزرگ نے خواب میں بے گناہ مقتول کو دیکھا اور پوچھا کہ کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا "کہ حجاج کا ظلم مجھ پر ایک دو لمحوں میں گزر گیا۔ لیکن اس ظلم کا گناہ اس پر قیامت تک سوار رہے گا۔"

غیبت ڈاکہ ڈالنے سے بھی بڑا گناہ ہے
ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ ڈاکہ ڈالنا غیبت کرنے کی نسبت کم درجے کا گناہ ہے میں ان کی بات سن کر سمجھا کہ مذاق کر رہے ہیں۔ لیکن جب انہیں اپنے قول میں سنجیدہ پایا تو پوچھا کہ اے صاحب یہ آپ کیا فرما رہے ہیں بھلا ڈاکہ زنی غیبت سے کیسے اچھی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ بھائی تم جانتے ہو کہ ڈاکو بہادری سے آگے آتے ہیں اور للکار کر حملہ کرتے ہیں۔ ان کی روزی گو حرام سہی لیکن اس کے حصول میں ان کے تہور اور زور بازو کا دخل ہوتا ہے۔ اس کے برعکس پیٹھ پیچھے برائی کرنے والا ابزدل ہوتا ہے وہ اپنا نامہ اعمال تو سیاہ کر لیتا ہے لیکن اسے حاصل کچھ نہیں ہوتا۔

داڑھی رکھنا ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اہم ارشاد

17۔ مئی 98ء کو مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع 1998ء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے داڑھی کے متعلق جو ارشاد فرمایا اس کا متن شائع کیا جا رہا ہے۔

"میں امیر صاحب سے انگریزی میں مخاطب تھا کیونکہ یہ اردو نہیں جانتے مگر یہ پیغام ایسا ہے امیر صاحب نے مجھے یاد کرایا ہے کہ جو باتیں انگریزی میں ہوئی ہیں۔ لازماً اردو بولنے والوں کے لئے اردو میں اس کا ترجمہ ضروری ہے۔ میں نے پہلے تو اس بات پر اپنی خفگی کا اظہار کیا کہ میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ مجلس انصاراللہ کے سٹیج سے یا کسی بھی ایسی سٹیج سے جس پر میں بھی بیٹھا ہوا ہوں کوئی احمدی جو بغیر داڑھی کے ہے وہ نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا اور اس چیز پر سختی سے انگلینڈ میں عمل ہوتا ہے۔ کئی ایسے اچھی آواز والے جن کی داڑھی نہیں تھی پروگرام میں ان کا نام تھا مگر میں نے Cancel کر دیا۔ اور پھر وہ دوسری دفعہ آئے اگلے سال تو داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ یہ چیز ہمارے اندرونی اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ داڑھی ایک سنت ہے اور ہم اس طرح اس کے ساتھ سلوک نہیں کر سکتے کہ جس طرح ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انصاراللہ کی عمر میں پہنچ کے جبکہ داڑھیاں بڑھنی ضروری ہیں وہ لوگ جن کی چھوٹی چھوٹی داڑھیاں ہوا کرتی تھیں۔ انصار میں گئے تو پوری داڑھیاں رکھ لیں۔ اس کے برعکس منظر ہو کہ جوانی میں تو تھوڑی بہت توفیق ہو اور انصار میں داخل ہو کر سب کچھ مونڈ دو۔ ہماری سٹیج کو ساری دنیا میں لوگ دیکھتے ہیں اور یہ نمونہ صرف احمدی انصاراللہ کے لئے نہیں بلکہ غیر احمدیوں کے سامنے بھی ہوتا ہے۔ اور وہ جائز اعتراض کریں گے کہ یہ جو سنت کے علمبردار بنے پھرتے ہیں ان کے سٹیج دیکھو کہ کس طرح کے لوگ ان میں شامل ہوتے ہیں اس لئے یہ نہایت ہی نامناسب حرکت ہوئی ہے میرے نزدیک تو آئندہ سے کوئی بھی کسی مقابلے میں شامل ہی نہ ہو یعنی علمی مقابلہ جات میں۔ جن کی داڑھی نہ ہو۔ ان کو رد کر دیا کریں۔ گھٹیا آوازیں بہتر ہیں اس سے کہ گھٹیا چہرہ ہو۔ اس لئے ان سب کو آئندہ رد کیا جائے گا کسی مقابلے میں وہ انصاراللہ کے شامل نہیں ہوں گے جو بغیر داڑھی کے ہوں۔ اور جہاں تک خدام الاحمدیہ کا تعلق ہے۔ وہاں بھی سٹیج پر بے داڑھی والا نہ تلاوت کرے گا نہ نظم پڑھے گا۔ سمجھ گئے ہیں اچھی طرح۔ آئندہ سے اس بات کی حفاظت کریں۔ یہ رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ داڑھی کو لوگ ترک کر رہے ہیں۔ اور یہ جائز بات نہیں۔ اس کے برعکس بعض غیر احمدی مسلمان داڑھی کے معاملے میں ضرورت سے بھی زیادہ سختی کرتے ہیں مگر چہرہ سجا تو ہوتا ہے داڑھی سے۔ احمدیوں نے یہاں خاص طور پر جرمنی میں تو اپنا شعار ہی بنا لیا ہے۔ کہ داڑھی مونڈو تو پھر احمدی دکھائی دو گے۔ یہ ناقابل برداشت بات ہے۔ آئندہ سے امیر صاحب اور صدر صاحب انصاراللہ اور صدر خدام الاحمدیہ ان باتوں کا خیال رکھیں گے۔

☆......☆......☆......☆

رزق کا انحصار عقل پر نہیں ہے
ہارون الرشید نے مصر فتح کیا تو اس نے اپنے ایک حبشی غلام "خضیب" کو اس کا گورنر مقرر کیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی عقل اور سمجھ اس درجہ کی تھی کہ جب ایک سال بے موسم بارشوں کی وجہ سے مصر میں کپاس کی فصل تباہ ہو گئی۔ اور کاشتکاروں نے اس کے پاس فریاد کی تو کہنے لگا تمہیں اون بونی چاہئے تھی تاکہ تباہ نہ ہوتی ایک صاحب دل نے یہ بات سنی تو کہا۔

اگر روزی میں عقل کی وجہ سے اضافہ ہوتا تو بیوقوف سے بڑھ کر کوئی مفلس نہ ہوتا۔ خالق کائنات نادان کو اسی طرح روزی پہنچاتا ہے کہ عقلمند اس میں حیران رہ جاتا ہے۔

جگنو اور آفتاب کسی نے جگنو سے پوچھا کہ تو دن کو کیوں باہر نہیں نکلتا اس نے جواب دیا۔ میں تو دن رات باہر ہی رہتا ہوں۔ لیکن آفتاب کے سامنے میرا دیا نہیں جلتا۔

اللہ کے عفو کی کوئی حد نہیں ایک شرابی نشہ کی حالت میں مسجد کے حجرے میں گھس گیا اور رو رو کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار مجھے بہشت میں لے جانا۔ مسجد کے موذن نے اس کا گریبان پکڑ کر کہا کہ اے ناپاک کتے مسجد میں تیرا کیا کام تو نے کون سی نیکی کی ہے کہ بہشت کا طلبگار ہے۔ شرابی رو پڑا اور کہا کیا تجھے اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ایک گنہگار اللہ کے لطف و کرم کا امیدوار ہو۔ میں تجھ سے تو مغفرت نہیں چاہتا۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور خدا دستگیر ہے۔ مجھ کو تو شرم آتی ہے کہ میں رب کریم کے عفو کے مقابلہ میں اپنے گناہ کو بڑا سمجھوں۔

مرسلہ۔ محمد شکراللہ

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور تصوف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مجلس سوال وجواب

فرمودہ 26- اپریل 1944ء
مرتبہ مولوی محمد یعقوب طاہر صاحب

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود تصوف کی کون سی کتاب پڑھا کرتے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ آپ کو کسی تصوف کی کتاب کی کیا ضرورت تھی۔ آپ تو خود مجسّم تصوف تھے تصوف کی کتاب قرآن تھی جو آپ دن رات پڑھا کرتے تھے۔ اس کی ایک ایک آیت تصوف کے مضامین سے بھری ہوئی ہے۔ ہاں اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ تصوف کی کتاب مجھے کون سی پسند ہے تو میں وہ بتا سکتا ہوں۔

فتوح الغیب اور مثنوی رومی اس دوست نے عرض کیا کہ آپ کو تصوف کی کون سی کتاب پسند ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تو قرآن پسند ہے اگر اس سے آپ کی تسلی نہیں ہوتی۔ تو میں کسی اور کتاب کا نام بھی بتا دیتا ہوں۔ بڑی مصیبت یہ ہے کہ لوگ تصوف کی اور کتابوں کی طرف تو چلے جاتے ہیں لیکن قرآن کی طرف نہیں آتے آپ اگر تصوف کی ہی کوئی کتاب پڑھنا چاہیں۔ تو سید عبدالقادر صاحب جیلانی کی کتاب فتوح الغیب بڑی صاف کتاب ہے۔ اور ہر قسم کی لغویات اور اصطلاحات سے پاک ہے۔ باقی جس قدر تصوف کی کتب ہیں۔ ان میں رطب ویابس شامل ہے۔ لیکن فتوح الغیب ایسی کتاب ہے جس میں سید عبدالقادر صاحب جیلانی نے کوئی ایسی اصطلاحیں استعمال نہیں کیں جو آج کل بگڑی ہوئی ہوں اس میں ہدایت ہی ہدایت اور نور ہی نور ہے۔ مجھے تو اس کتاب کا کوئی فقرہ ایسا نظر نہیں آیا جو زائد اور بلا ضرورت ہو۔ یا جس میں نور اور ہدایت نہ ہو۔ اس سے اتر کر مثنوی رومی بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔

تذکرۃ الاولیاء ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود نے "تذکرۃ الاولیاء" کا بھی اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود کونوا مع الصادقین کی تشریح میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر انسان کو کوئی صادق نہ ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اولیاء کے تذکرے ہی پڑھ لیا کرے۔ "تذکرۃ الاولیاء" اور "الطبقات الکبریٰ" اسی قسم کی کتابیں ہیں۔ لیکن ان میں رطب ویابس سب کچھ بھرا ہوا ہے۔ کہ فلاں بزرگ نے قلعہ کی طرف دیکھا۔ تو وہ سونے کا بن گیا۔ ایسی کتابوں میں سے سچی بات نکالنا بڑا مشکل ہوتا ہے اور کبھی کبھی انسان یہ خیال کرنے لگ جاتا ہے کہ اگر کوئی ایسے بزرگ مجھے مل جائیں تو گھر میں سونا بننا شروع ہو جائے۔ لیکن فتوح الغیب ایسی کتاب ہے جو شروع سے آخر تک پاک ہے۔ اسی طرح حضرت شہاب الدین صاحب سہروردی کی کتاب "عوارف المعارف" بھی بڑے درجہ کی کتاب ہے۔ اور گو وہ فتوح الغیب کے درجہ کی نہیں۔ مگر پھر بھی وہ بڑی پاک کتاب ہے۔

تصوف کی سابقہ کتب کا مطالعہ عرض کیا گیا کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے۔ یا آپ کا زمانہ مبارک دیکھنا انہیں نصیب ہوا ہے ان کے لئے تصوف کا کس حد تک مطالعہ ضروری ہے؟ نیز یہ کتابیں انہیں کس نقطہ نگاہ سے پڑھنی چاہئیں۔ فرمایا۔ ان کتب کا مطالعہ سچائی کا باہم موازنہ کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے یہی دیکھ لو۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب کو قرآن کریم کا اتنا عشق تھا کہ رات دن آپ قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔ مگر ایک لفظ (لفظ نشط کے معنے مراد ہیں۔ ناقل) کی طرف آپ کا خیال نہیں گیا۔ اسی طرح اور کئی چھوٹی موٹی باتیں ایسی ہو سکتی ہیں۔ جن کی طرف پہلے لوگوں کا خیال نہ گیا ہو۔ اور ہم ان کتب کا مطالعہ کرکے زیادہ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہوں۔ اس کے علاوہ ہم اس تحقیق سے جو گزشتہ لوگوں نے کی۔ اور اس محنت سے جو برداشت کی بہت کچھ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ مثنوی رومی سے میں نے خود بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی اسے بہت پیش کیا کرتے تھے۔ مگر اصولی طور پر ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ اصولی طور پر ہمارے لئے قرآن ہی کافی ہے۔ قرآن اگر دنیا سے اٹھ جائے تو ہم سمجھیں گے کہ دنیا کی موت آگئی۔ لیکن اگر مثنوی رومی اٹھ جائے تو ہمیں اس کی پروا نہیں ہوگی کیونکہ ہم قرآن سے ایک اور مثنوی نکال لیں گے ہم جس چیز کی مخالفت کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان چیزوں کو قرآن کا قائم مقام سمجھ لیا جائے یا یہ خیال کر لیا جائے کہ ان کے بغیر انسان کو خدا نہیں مل سکتا۔ ہمارے پاس زندہ قرآن موجود ہے اور ہم اس پر عمل کرکے ہر وقت خدا تک پہنچ سکتے ہیں۔ ان کتابوں کی اصولی طور پر ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ دنیا سے اگر تمام کتابیں سوائے قرآن اور احادیث کے مٹ جائیں۔ تب بھی ہمیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہم کہیں گے کہ ہمارے پاس اصل چیز موجود ہے۔ اس سے ہم ایسی ہزاروں کتابیں نکال سکتے ہیں۔

پس ان کتب کا مطالعہ ہمیں اس نقطہ نگاہ سے کرنا چاہئے۔ کہ جو بات قرآن کے خلاف ہوگی اسے ہم رد کر دیں گے اور جو بات قرآن کے مطابق ہوگی۔ اسے ہم تسلیم کرلیں گے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم ہمیشہ ان کتابوں سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ آخر یہ لوگ ہمارے بزرگ تھے۔ اور ان کی کتابیں بہت بڑے معلومات کا ذخیرہ ہیں۔ میں نے دیکھا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مسائل کے بیان کرنے میں حضرت بانی سلسلہ کے اتنے قریب پہنچے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کہ ان کی تحریریں پڑھ کر لطف آجاتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے فارسی نہیں پڑھی۔ ورنہ مجھے بڑا شوق ہے کہ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات پڑھوں۔ اور دیکھوں۔ کہ ان میں کیا لکھا ہے۔ کبھی یہ بھی خیال آیا کرتا ہے۔ کہ میں کسی فارسی دان کو پاس بٹھا کر اسے کہوں۔ کہ تم یہ مکتوبات پڑھ کر مجھے بتاتے جاؤ۔ کہ ان میں کیا لکھا ہے۔

کسی دوست نے عرض کیا کہ غالباً ان مکتوبات کے ایک حصے کا اردو میں بھی ترجمہ ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اردو میں جو ترجمے کئے جاتے ہیں۔ وہ تو خود اتنے مشکل ہوتے ہیں۔ کہ عربی یا فارسی کا سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ مگر اس اردو کا سمجھ میں آنا مشکل ہوتا ہے۔ فتوح الغیب کا جب اردو ترجمہ ہوا۔ تو حضرت امام جماعت اول نے مجھے فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ فتوح الغیب کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ تم اسے منگوالو۔ میں نے منگوایا تو دیکھا۔ کہ وہ عربی سے دس گنے زیادہ مشکل ترجمہ تھا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا مثنوی رومی علم کلام کی کتاب ہے۔ جس میں نہایت ہی لطیف پیرایہ میں کائنات کی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ بھی اسی قسم کی کتاب ہے مگر مثنوی مضامین کی وسعت کے لحاظ سے حجۃ اللہ البالغہ سے بھی زیادہ اعلیٰ ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مثنوی کے متعلق کہا گیا ہے۔

مثنویٔ مولویٔ معنوی
ہست قرآں در زبانِ پہلوی

حضرت صاحب نے فرمایا اس میں یہی بات بیان کی گئی ہے کہ قرآن کے معارف کو پہلوی زبان میں ادا کر دیا گیا ہے۔ مگر نادانوں نے اس مطلب کو نہ سمجھا۔ اور انہوں نے مثنوی کو قرآن کے مقابل کی کتاب سمجھ لیا۔ حالانکہ اس شعر کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ مثنوی قرآن کے مقابل کی کتاب ہے۔ بلکہ مطلب یہ تھا کہ قرآن چونکہ عربی میں ہے۔ اور لوگ اس کے معارف سے ناآشنا ہیں۔ اس لئے مولانا روم نے پہلوی زبان میں اس کی تفسیر کر دی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مثنوی رومی بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو بڑی وسعت دماغ عطا فرمائی تھی۔ بڑے بڑے مسائل کو اس طرح حل کر دیتا ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے یہ تیرھویں صدی کا آدمی نہیں بلکہ بیسویں صدی کا آدمی ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان 26 جولائی 1944ء)

ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں

ساری دنیا کے احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5- جون 1998ء کو اردو کلاس میں ایلومینیم کے برتنوں کو چھوڑنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا

آپ کے حوالے سے سب دنیا کو ایک پیغام دینا ہے یہ جو ایلومینیم کے برتن ہیں یہ بہت زہریلی چیز ہے۔ اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ایلومینیم کے متعلق بہت ماہرین کی کتابیں اور وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی بہت سی بیماریاں آج کل کے زمانے میں ایلومینیم کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ایلومینیم ایک دھات ہے جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور غریب ملکوں میں تو کثرت سے ایلومینیم کے برتن استعمال ہوتے ہیں پرانے زمانے میں جب ایلومینیم دھات کا پہلی دفعہ پتہ لگا تو شاہی دستر خوان پر ایلومینیم کے چمچے آیا کرتے تھے۔ اس کی کراکری ساری۔ اور بڑا اعزاز تھا کہ ہلکے پھلکے چمچے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے اب جتنی بھاری کراکری ہو اتنا ہی اعزاز کی بات ہے۔ ایلومینیم کے نتیجے میں بوڑھی عمر کی بیماریاں ساری بہت جلدی آجاتی ہیں۔ دماغ کے ریشے تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی تفصیل آپ کو بتاؤں تو آپ ایلومینیم کو دیکھنے سے بھی ڈریں۔ بہت گہرا تمام جسم کے ہر حصے پر یہ اثر کرتا ہے۔ اس لئے جتنے لوگ بچوں کی کلاس کے لئے کھانا پکاتے ہیں وہ تو حرام سمجھیں ایلومینیم کی دیگچی......... بالکل توبہ کرو سارے......... ایلومینیم کے برتن ساری دنیا کے احمدی سن لیں وہ رد کر دیں۔ کیونکہ اس سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور عام طور پر ایلومینم کے اثر دور کرنے کے لئے (اور مریضوں کو وقت سے پہلے سنبھالنے کے لئے اثر شروع ہو چکا ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے) میں ایلومینیم ایک ہزار کی ایک خوراک ہفتہ دس دن میں ایک دفعہ دیتا ہوں اور رفتہ رفتہ اس کی طاقت بڑھانی چاہئے ڈاکٹر جو ماہر ہیں وہ دو سال کا عرصہ بتاتے ہیں کہ دو سال میں ایلومینیم آخر طاقت تک پہنچا دو تو بالکل انسان کا جسم ہر بوجھ سے خالی ہو جاتا ہے اور جوانوں کی طرح اس کے اندر توانائی آجاتی ہے۔ ایلومینیم ایک ہزار طاقت میں کچھ عرصہ۔ پھر دس ہزار طاقت میں پھر پچاس ہزار طاقت میں۔ پھر آخری دو خوراکیں سال میں دو دفعہ صرف ایک لاکھ طاقت میں اس کو Rising Potency کہتے ہیں۔ سب دنیا میں ایلومینیم کو اس طرح دینا چاہئے۔ اس کا متبادل ہے لوہے کے برتن۔ وہ ملتے ہیں ہر جگہ ذرا مہنگے ہیں مگر وہ بہترین علاج ہے یا اس کے علاوہ قلعی کیا ہوا اچھی طرح برتن کچھ بہتر ہے مگر سب سے اچھے مٹی کے برتن ہیں۔ مٹی کے برتن یا لوہے کے برتن یہ دو استعمال کریں کھانا بھی زیادہ مزیدار ہوگا اور کوئی نقصان کا بھی خطرہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب

بعض بیماریوں کے مجرب نسخے

ایک مشہور مقولہ یا حدیث ہے کہ العلم علمان علم الادیان و علم الابدان یعنی علم تو دو ہی علم ہیں۔ یا دین کا پھر بدن کا یعنی علم طب اس لئے میرا ارادہ ہے کہ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت وقتاً فوقتاً مفید نسخے لکھتا رہوں۔ گو میں طبیب نہیں لیکن علم طب پڑھا ہوا ہوں۔ جو نسخے اس عنوان کے ماتحت درج ہوں گے۔ احباب کو چاہئے کہ ان کا استعمال کسی طبیب یا ڈاکٹر سے پوچھ کر کیا کریں۔

دمہ کا علاج مجھے دمہ کی شکایت 1916ء سے ہے۔ جبکہ میں حضرت مصلح موعود کے حکم سے موسم گرما کی تعطیلات میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل کے ہمراہ دو ماہ کے لئے بمبئی گیا تھا۔ یہ تکلیف مجھے بمبئی کی آب و ہوا سے ہوئی۔ ابتداء میں یہ تکلیف اس طرح شروع ہوئی۔ کہ رات کے پچھلے حصہ میں کھانسی اٹھا کرتی۔ پھر دم کشی شروع ہوئی۔ یعنی پیٹ اور سینہ میں سانس سماتا نہ تھا۔ مجھے اس بیماری میں یہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ اگر مندرجہ ذیل باتوں سے بچا جائے تو دورہ نہیں ہوتا۔

(1) ترش اشیاء (2) برف یا زیادہ ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے (3) تیل کی پکی ہوئی اشیاء سے (4) زیادہ ہنسنے سے یا بولنے سے (5) بہت پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے (6) برسات میں شبنم سے بھیگنے سے (7) گرمیوں میں شام کے کھانے کے ساتھ زیادہ پانی پینے سے (8) قبض سے وغیرہ وغیرہ۔

مجھے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مندرجہ ذیل نسخہ عنایت فرمایا تھا جب مجھے دورہ ہوتا ہے میں استعمال کرتا ہوں۔ ایک خوراک کے پینے سے ہی مجھے بے حد تخفیف ہو جاتی ہے اور تین خوراک پی کر تو ہمیشہ اللہ کے فضل سے دورہ دور ہو گیا ہے۔ میں نے یہ بھی تجربہ کیا ہے۔ کہ دمہ کے دورہ میں حلق کی خراش کا بھی بہت دخل ہے۔ اس لئے حلق میں ٹینکچر آیوڈین گلیسرین ضرور لگائی جائے۔ اور اگر بنفشہ ابال کر پیا جائے تو بہت مفید ہے۔ مجھے ٹھنڈے پانی سے نہانا ہمیشہ بہت مضر پڑا ہے شائد اس لئے کہ بچپن سے کبھی ٹھنڈے پانی سے نہانے کی عادت نہیں۔ ذیل میں نسخہ درج کیا جاتا ہے۔

(1) ایمونیم کلورائڈ دس گرین
(2) پوٹاشیم آیوڈائڈ دس گرین
(3) ٹنکچر سینیگا دس منم (بوند)
(4) ٹنکچر نیکس وامیکا پانچ منم
(5) ڈیجی فورٹس سات منم
(6) ایکو اسنمن (آب دار چینی) ایک اونس اڑھائی تولہ

یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں تین مرتبہ ایک ایک کر کے پینی چاہئیں۔

درد شقیقہ کا علاج حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ یعنی 1907ء میں میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے سبقاً سبقاً باقاعدہ طب کی بعض کتب پڑھیں۔ ان میں سے بعض میں حضرت مصلح موعود بھی ہم سبق رہے ہیں۔ مثلاً شرح رباعیات یوسفی میں آپ باقاعدہ میرے ہم سبق تھے۔ مجھے سب سے اول طب احسانی نام کتاب حضرت مولانا نور الدین صاحب نے پڑھائی۔ پھر میزان الطب تکشیف الحکمتہ شرح رباعیات یوسفی موجز اور شرح اسباب تک تمام کتب نہایت توجہ اور محنت سے پڑھا کر ختم کرائی تھیں۔ انہی دنوں میں اکبر خان صاحب سنوری جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خادم اور ایک طرح دربان تھے ان کی اہلیہ کو جو حضرت بانی سلسلہ کا کھانا پکایا کرتی تھیں۔ درد شقیقہ ہوا اور کئی دن تک باوجود مختلف علاجوں کے انہیں آرام نہ آیا۔ میں نے ان کی تکلیف دیکھ کر طب احسانی کا ایک نسخہ انہیں استعمال کے لئے کہا۔ انہوں نے استعمال کیا تو ایک دن ہی میں نصف بیماری جاتی رہی۔ اور دو یا تین روز کے استعمال سے بیماری بالکل دور ہو گئی وہ نسخہ یہ ہے۔

گائے کا گھی اور گائے کا دودھ ملا کر سحری کے وقت ناک کے نتھنے کے ذریعہ بطور نسوار کے ان دونوں چیزوں کو اندر پہنچایا جائے۔ پانچ چھ مرتبہ سحری کے وقت ایسا کیا جائے۔ مثلاً ایک تولہ گائے کا گھی اور ایک دو تولہ گائے کا دودھ ملا کر ہتھیلی میں ڈال کر ناک کے نتھنے سے اوپر کھینچا جائے۔ اس طرح انشاء اللہ درد شقیقہ کو آرام آ جائے گا۔ اس کے بعد بھی بہت سی جگہ یہ نسخہ میں نے استعمال کرایا۔ خدا کے فضل سے سو فی صدی اسے مفید پایا۔ امید ہے کہ احباب اسے استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں گے۔

آنکھ کا علاج ہمارے بچوں میں سے جب کسی کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں تو ہمیں سخت فکر ہوتا ہے۔ کہ اب باقی سب بچوں کی آنکھیں بھی دکھنے لگیں گی۔ کیونکہ بچے آپس میں ہر وقت کھیلتے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بستروں میں لیٹتے اور ایک دوسرے کے تولئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مریض بچے کو الگ کمرہ میں رکھتے ہیں۔ مگر پوری نگرانی مشکل ہے۔ آخر جب ایسا ہوا تو ہمیشہ یہی دیکھا کہ باقی سب بچوں کی آنکھیں بھی دکھنے آ گئیں اور پھر ہفتوں تکلیف رہی۔ ہندوستانی بچے اور پھر ہمارا تمدن اللہ کی پناہ۔ دوپہر کو بچے گلیوں میں پھر رہے ہیں۔ نہ پرہیز کرتے ہیں۔ اور نہ ایک جگہ ٹک کر بیٹھتے ہیں۔ غرض آنکھیں دکھنے کا سلسلہ جو شروع ہوتا ہے۔ خدا خدا کر کے بڑی مشکل سے ختم ہوتا ہے۔ اس مرض میں ایک بات ہمارے تجربہ میں یہ آئی ہے کہ شروع میں تو زنک لوشن ڈلوانا چاہئے۔ قبض نہ ہونے دی جائے۔ مرچ ترش اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز رکھا جائے۔ بچے اندھیرے کمرے میں رہیں۔ دن میں چار یا پانچ مرتبہ پوست کے پانی سے آنکھیں دھوئی جائیں۔

ہلدی پھٹکڑی اور افیون کا لیپ دن میں چار مرتبہ آنکھ کے ارد گرد اور پپوٹوں پر کیا جائے۔ اس کے علاوہ جب آنکھیں دکھتے پر پانچ چھ روز گزر جائیں۔ تو رات کو سوتے وقت چاکسو ڈلوایا جائے۔ اس نسخہ کو میں نے اپنے بچوں پر بیسیوں مرتبہ تیر بہدف پایا چاکسو اس طرح ڈالنا چاہئے کہ آنکھ کا پپوٹا الٹا کر چاکسو کو دودھ میں ملا کر لگا دیا جائے۔ اور پھر آنکھ بند کر کے اوپر دودھ میں بھگو کر روئی کا پھایہ رکھ کر آنکھ پر پٹی نرمی سے باندھ دی جائے۔

(روزنامہ الفضل قادیان 24 جون 1939ء)

صدیق احمد منور

ماریشس کے ایک فدائی احمدی

جماعت احمدیہ ماریشس کے مخلص رکن مکرم یوسف صالح اچھا صاحب تھے۔ ان کا تعلق ماریشس کی مشہور سورتی فیملی اچھا سے تھا۔ ماریشس میں احمدیت کے آغاز میں اس خاندان کے بعض افراد نے نمایاں کردار ادا کیا تھا۔

راقم الحروف کو محض اللہ کے بے پایاں فضل و کرم سے قریباً 13 سال ماریشس میں خدمت سلسلہ کے لئے قیام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی میرے اس قیام کے دوران مجھے مکرم یوسف صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ واقعی ایک فدائی احمدی تھے وہ میرے ساتھ مسلسل جماعتی کاموں میں ان تھک محنت کرتے تھے کبھی ایسا موقع نہ دیکھا کہ انہیں بلایا گیا ہو اور وہ خدمت کے لئے حاضر نہ ہوتے ہوں۔ ہر وقت منتظر رہتے تھے کہ مرکز کی طرف سے آواز آئے اور وہ سب کچھ چھوڑ کر خدمت کے لئے چل پڑیں پمفلٹ اخبار رسالے جو بھی دے دیں خدا کا یہ بندہ بلا خوف و ہراس سڑکوں گلیوں اور چوکوں پر تقسیم کرتا نظر آتا تھا۔

موصوف دعوت الی اللہ کے میدان کے شیر تھے۔ کسی قسم کی ہچکچاہٹ گھبراہٹ یا پیچھے ہٹنے کا تصور ان میں موجود نہیں تھا ان میں ایک وارفتگی سی پائی جاتی تھی۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر اور مکرم مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کے زمانہ میں ماریشس کے مختلف علاقوں میں دینی نمائشوں کے قیام کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا اس تسلسل کو قائم رکھا گیا۔ حکومت کے تعمیر کردہ ہر علاقے کے سوشل سنٹرز میں یہ نمائش منعقد کی جاتی تھی۔ اس اہم کام کے لئے جو ٹیم کام کرتی تھی مکرم یوسف صاحب اس کے مستقل ممبر تھے نمائش کی تیاری کے لئے کئی کئی ہفتے پہلے کام کیا جاتا تھا مرحوم یوسف بھائی نمائش میں کئی کئی گھنٹے رات دیر تک زائرین کو نمائش دکھاتے ان کے سوالات کے جواب دیتے قدرت کی فیاضی نے انہیں بلند آواز عطا کی تھی اس لئے سننے والا جلد ہی ان کے دلائل سے متاثر ہو جاتا تھا۔ نمائشوں کے علاوہ اگر کسی جگہ پبلک کانفرنس ہوتی دعوت الی اللہ کے خصوصی دن منائے جاتے یوسف صاحب صف اول میں کھڑے نظر آتے۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیاب ہونے کے لئے کلام الٰہی اور بائبل کے حوالہ جات زبانی یاد ہونے ضروری ہیں خاکسار بلا مبالغہ کہہ سکتا ہے کہ یوسف بھائی حوالوں کی ڈکشنری تھے عہد نامہ قدیم کے حوالہ جات جن کی تلاش کٹھن ہوتی تھی ان کی موجودگی میں یہ کام بالکل آسان نظر آتا تھا۔

جیسا کہ عاجز نے بیان کیا کہ موصوف جماعتی کاموں کے رسیا تھے دن کا اکثر فارغ وقت بیت الذکر اور جماعت کے دفتر میں گزارتے۔ مرکز میں دیگر فرانسیسی بولنے والے ملکوں سے فرانسیسی زبان میں لکھے ہوئے خط موصول ہوتے تھے۔ سب کے تفصیلی جوابات اپنی راہنمائی میں مکرم یوسف صاحب تیار کرتے اور بفضل اللہ اس خط و کتابت کے نتیجہ میں بعض لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جب راقم الحروف 1984ء میں R.D.Congo سابقہ زائرے گیا تو وہاں بہت سارے لوگوں نے وہ خطوط دکھائے جو انہیں ماریشس سے موصول ہوئے تھے یہ تمام خطوط مرحوم بھائی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے۔

1981ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی اجازت سے عاجز نے بحر ہند کے ایک ملک کا دعوت الی اللہ کے سلسلہ کا دورہ کیا یہ پہلی مرتبہ تھا کہ مرکز کے مربی کو اس علاقے میں جانے کا موقع ملا اس تاریخی سفر میں مکرم یوسف صالح صاحب کو بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی وہ ہمیشہ اس اعزاز کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔

وہاں قیام کے دوران میں اللہ کے فضل سے دعوت الی اللہ کی توفیق ملی مکرم یوسف بھائی فرانسیسی میں خوب دسترس رکھتے تھے انہوں نے ہر جگہ پوری قابلیت سے مترجم کے فرائض ادا کئے قدرت نے ہماری حقیر کوشش کو قبول فرمایا اور قریباً 30۔افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

مگر ہمیں جلد واپس آنا پڑا۔ یہاں ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر بھی ضروری ہے جو ہماری اچانک روانگی کی تکلیف کے لئے بطور تسلی اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا۔ جس دوست کے ہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے ان کا نام سعید عمر درویش ہے یہ پہلے ایک موسیقار تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ماریشس کے قیام کے دوران احمدیہ جماعت سے رابطہ کے سامان پیدا کر دیئے اور یہ احمدی ہو گئے ہمارا تاثر تھا کہ ابھی یہ نئے احمدی ہیں مضبوط احمدی ہونے کے لئے تربیت اور وقت درکار ہے ہماری روانگی کے موقع پر انہوں نے کہا کہ فکر نہ کریں میں یہیں ہوں اور یہ کہہ کر کاغذ کا ایک ٹکڑا جیب سے نکال کر مجھے دکھایا اس پر لکھا تھا شہزادہ عبد اللطیف کہنے لگے کہ اگر ضرورت پڑی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا دوست محمد شاہد- مورخ احمدیت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہم عصر سائنس دان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مشہور عالم لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں یہ انقلاب آفریں نکتہ معرفت بیان فرمایا کہ:۔

"جس طرح آسمانی پانی کا یہ خاصہ ہے کہ خواہ کسی کنوئیں میں اسی کا پانی پڑے یا نہ پڑے وہ اپنی طبعی خاصیت سے تمام کنوؤں کے پانی کو اوپر چڑھا دیتا ہے۔ ایسا ہی جب خدا کا ایک الہام یافتہ دنیا میں ظہور فرماتا ہے خواہ کوئی عقل مند اس کی پیروی کرے یا نہ کرے مگر اس الہام یافتہ کے زمانہ میں خود عقلوں میں ایسی روشنی اور صفائی آ جاتی ہے کہ پہلے اس سے موجود نہ تھی۔ لوگ خواہ نخواہ حق کی تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں اور غیب سے ایک حرکت ان کی قوت متفکرہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سو یہ تمام عقلی ترقی اور دلی جوش اس الہام یافتہ کے قدم مبارک سے پیدا ہو جاتا ہے اور بالخاصیت زمین کے پانیوں کو اوپر اٹھاتا ہے۔

جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہہ برسا ہے اور کسی کے دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 430)

حضرت اقدس نے ازاں بعد اپنی تالیف "ضرورۃ الامام" مطبوعہ 1898ء میں مندرجہ بالا حقیقت پر وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔

پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے۔ اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے۔ اور یہ ایک عام قانون اور سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے مگر (اس) زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہو گا۔ جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور اگر چونا اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اور بھی چمکتی ہے۔ اور اگر اس میں آئینے نصب کئے گئے ہوں تو ان کی روشنی اس قدر بڑھتی ہے کہ آنکھ کو تاب نہیں رہتی۔ مگر دیوار دعویٰ نہیں کر سکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ میں ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام و نشان نہیں رہتا۔

پس ایسا ہی تمام الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 13 ص 375)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ 1835ء تا 1908ء) کی حیات طیبہ کے دوران کس شان سے انتشار انوار و برکات کی جلوہ گری ہوئی؟ اور دینی اور دنیاوی حقائق کے چشمے جاری ہوئے اور ہر علم و فن کے بے شمار ماہر پیدا ہوئے۔ اس کی تفصیل کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ تاہم اگر صرف دنیائے سائنس پر نگاہ ڈالیں تو یہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ آپ کے دور میں کثرت سے عظیم الشان سائنس دان ہوئے کہ ان کے تجارب اور ایجادات کے نتیجہ میں دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا۔ اس حقیقت کے ثبوت میں بطور نمونہ حضرت صاحب کے ہم عصر 47 مشہور سائنس دانوں کی فہرست ذیل میں ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

1۔ جوزف لوئی گے لوسک
1850-1778 (J.I Gay Lussac)

2۔ بیرن جاس جیکب برزیلئس
(1848- 1779 (B.J.J. Berzelius)

3۔ جارج سائمن اوہم
1854- 1787 (George Simon Ohm)

4۔ مائیکل فراڈے
1867-1797 (Michael Faraday)

5۔ چارلس لائل
1875- 1797 (Charles Lyell)

6۔ جوزف ہنری
1878- 1797 (Joseph Henry)

7۔ فریڈرش ووہلر
1882- 1800 (Friedrich Wholer)

8۔ لوئی آگاسی
1873- 1807 (Louis Agassiz)

9۔ چارلس ڈراون
1882- 1809 (Charles Darwin)

10۔ رابرٹ ولیلم بنسن
1899- 1811 (R.W.Bunsen)

11۔ کلاڈ برنارڈ
1878- 1813 (Claude Bernard)

12۔ اگناتس فلپ سیمل وائس
1865 1818 (I. P. Semmelweis)

13۔ جیمز پریسکوٹ جول
1889- 1818 (J. P. Joule)

14۔ رڈلف ورشوف
1902 1821 (Rudolf Wirchow)

15۔ گریگر یوہان مینڈل
1884- 1822 (J. E. Medel)

16۔ لوئی پاسچر
1895- 1822 (Louis Pasteur)

17۔ لارڈ کیلون
1907- 1824 (Lord Kelvin)

18۔ جوزف لسٹر
1912- 1827 (Joseph Lister)

19۔ جیمز کلرک میکسویل
1879- 1831 (J. C. Mexwell)

20۔ ولیلم میکس ونٹ
1920- 1832 (W. Max Wundt)

21۔ دمتری آئی وانووچ مینڈلیو
1907-1834 (D. I. Mendeleev)

22۔ آگسٹ وائسمان
1914- 1834 (August Weismann)

23۔ رابرٹ کوخ
1910- 1843 (Rkbert Koch)

24۔ ولیم کونریڈ رانجن
1923- 1845 (W. K. Roentgen)

25۔ میکس پلانک
1947-1858 (Max Planck)

26۔ آئیوان پتروویچ پاولوف
1936- 1849 (I. P. Paviov)

27۔ انطون ہنری بیکرل
1908- 1852 (A. H. Becquerel)

28۔ البرٹ ابراہام مائیکلسن
1931- 1852 (A. A. Michelson)

29۔ پال اہرلک
1915 1854 (Paul Ehrlich)

30۔ سر جوزف تھامسن
1940- 1856 (j. J.Thompson)

31۔ کرسچین آئیکمان
1903- 1858 (Christian Eijkman)

32۔ تھامس ہنٹ مورگن
1945- 1866 (T.H. Morgan)

33۔ ماری کیوری
1934- 1867 (Marie Curie)

34۔ رابرٹ اینڈریوز ملیکان
1953- 1868 (R. A. Milikan)

35۔ لارڈ ارنسٹ ردرفورڈ
1937 -1871 (L. E. Rutherford)

36۔ الیکسی کیرل
1944- 1873 (Alex Carrel)

37۔ لی ڈی فورسٹ
1961-1873 (Lee De Forest)

38۔ سر جیمز ہوپ وڈ جینز
1946- 1877 (J. P. Jeans)

39۔ لیزمائٹنر
1968- 1878 (Lise Meinter

40۔ البرٹ آئن سٹائن
1955-1879 (Albert Einstein)

41۔ الیگزینڈر فلیمنگ
1957- 1881 (Alexander Fleming)

42۔ ارونگ لیمن گور
1962- 1885 (Irving Laminguir)

43۔ نیلز ہنرک ڈیوڈ بوہر
1962- 1885 (N. H. D. Bohr)

44۔ ہنری گوائن جیفریز موزلے
1915-1887 (H. G. J. Moseley)

45۔ ہرمن جوزف ملر
1967-1890 (H.J.Muller)

46۔ سر فریڈرک گرانٹ بینٹنگ
1941- 1891 (F. G. Banting)

47۔ سر جیمز چیڈوک
1947- 1891 (James Chadwick)

یہ فہرست اردو سائنس بورڈ لاہور کی شائع کردہ معرکہ آراء کتاب "دنیا کے عظیم سائنس دان" سے اخذ کی گئی ہے۔ اس میں ان سائنس دانوں کے حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی مبارک زندگی میں آپ کے زمانہ میں اتنی کثرت سے سائنس دانوں کے پیدا ہونے اور اپنی محیر العقول ایجادات سے ساری دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے پیچھے عظیم الشان خدائی سکیم کارفرما تھی۔

☆......☆......☆......☆

ہر چیز میں توحید کا نقش ہے

"فطرت کے وسیع اوراق میں اس (خدا) کے اس قدر نشانات ہیں جو صاف بتلاتے ہیں۔ ایک ایک چیز کائنات میں اس نشان اور تختہ کی طرح ہے جو ہر سڑک اور گلی کے سر پر اس سڑک یا محلہ یا شہر کا نام معلوم کرنے کے لئے لگایا جاتا ہے خدا کی طرف رہنمائی کرتی ہے..... اور تثلیث سے کوئی مناسبت جبلت انسانی اور تمام اشیائے عالم کو نہیں۔ ایک قطرہ پانی کو دیکھو تو وہ گول نظر آتا ہے مثلث کی شکل میں نظر نہیں آتا۔ اس سے بھی صاف طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ توحید کا نقش قدرت کی ہر ایک چیز میں رکھا ہوا ہے۔ خوب غور سے دیکھو کہ پانی کا قطرہ گول ہوتا ہے اور کروی شکل میں توحید ہی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول طبع دوم صفحہ 40.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 15- جون 1998ء

12-45 رات- چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ-
1-15 رات- درس القرآن 97-2-2
2-50 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تحریک جدید کا پس منظر اور برکات-
3-30 رات- چینی زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ نمبر3-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ نمبر3-
11-20 دوپہر- درس القرآن 97-2-2
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 سہ پہر- سپورٹس- باڑی فائنل 1997ء
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-
7-10 شام- ہومیوپیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-25 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

منگل 16- جون 1998ء

12-30 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
1-00 رات- روحانی خزائن- آریہ دھرم-
1-45 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق گفتگو-
2-15 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
3-25 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-25 صبح- سپورٹس- باڑی فائنل 1997ء
6-55 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ہومیوپیتھی کلاس- 96-1-1
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ- 13-12-96
12-25 دوپہر- روحانی خزائن- آریہ دھرم-
1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 سہ پہر- طبی معاملات-
4-35 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-15 شام- ترجمۃ القرآن کلاس- 16-6-98
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-15 رات- اردو کلاس-
10-50 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت النبی 98-2-15

☆......☆......☆......☆

بدھ 17- جون 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر امام صاحب کے ساتھ آیئے نماز سیکھیں-
1-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- حضرت حاجی غلام احمد صاحب کے متعلق گفتگو-
1-45 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس- 16-6-98
3-15 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-40 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-10 صبح- لقاء مع العرب-
6-10 صبح- طبی معاملات-
6-45 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-35 صبح- حکایات شیریں-
8-50 صبح- ترجمۃ القران کلاس- 16-6-98
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
11-45 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-10 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
12-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-55 دوپہر- اردو کلاس-
2-55 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت النبی- واقفین نو کے ساتھ- 15-2-98
3-10 دوپہر- روشنی کا سفر-
4-35 سہ پہر- ترکی زبان سیکھئے-
7-10 شام- ترجمۃ القرآن کلاس-
8-25 رات- لقاء مع العرب-
10-25 رات- اردو کلاس-

جمعرات 18- جون 1998ء

12-30 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
1-00 رات- المائدہ-
1-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- پیرہن-
1-35 رات- احمدیہ ٹیلی ورائٹی- تقریر منور عابد صاحب-
2-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-10 رات- ترکی زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-45 صبح- اردو کلاس-
7-45 صبح- ترکی زبان سیکھئے-
8-05 صبح- روشنی کا سفر-
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-15 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 4-12-97
12-20 دوپہر- المائدہ-
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- پیرہن-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-00 دوپہر- کوئز- تاریخ احمدیت-
3-40 سہ پہر- درثمین نظموں کا صحیح تلفظ-
4-30 سہ پہر- ڈچ زبان سیکھئے-
7-05 شام- ہومیوپیتھی کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

غلام مصطفیٰ تبسم

ورلڈ کپ فٹ بال

پیرس (فرانس) میں 10- جون سے شروع ہونے والا کھیلوں کی دنیا کا سب سے بڑا مقابلہ روایتی جوش و خروش کے ساتھ 32 روز تک جاری رہے گا-

ورلڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ جس کا آغاز 1930ء میں ہوا' صرف دو مرتبہ منعقد نہ ہو سکا' یہ 68 سال سے لاکھوں شائقین کے لئے دلچسپی کا باعث ہے-

1930ء سے شروع ہونے والا عالمی کپ فٹ بال ٹورنامنٹ اپنی نوعیت کا واحد ٹورنامنٹ ہے جس کا دنیا بھر کے فٹ بال شائقین بڑی بے چینی سے انتظار کرتے ہیں- یہ ٹورنامنٹ 1942ء اور 1946ء کی عالمی جنگوں کی وجہ سے دو مرتبہ منعقد نہ ہونے کے باوجود بھی گذشتہ 68 سالوں سے دنیا بھر کے کھیلوں سے دلچسپی رکھنے والے لاکھوں افراد کے لئے ہمیشہ انتہائی کشش کا حامل رہا ہے- اس بین الاقوامی ٹورنامنٹ میں حصہ لینے اور فتح حاصل کرنے کے لئے درجنوں ممالک کے سینکڑوں کھلاڑی اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں- مذکورہ ٹرافی جیتنے والی ٹیم دنیا بھر میں قابل فخر تصور کی جاتی ہے ٹورنامنٹ اس مرتبہ فرانس میں 10- جون سے 12- جولائی 98ء تک اپنی روائتی شان و شوکت سے ہو رہا ہے- 16ویں عالمی فٹ بال ٹورنامنٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس بار 32 ممالک کے بہترین کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے کا موقع ملے گا- یہ ٹورنامنٹ 32 روز تک جاری رہے گا- جن ملکوں نے یہ ٹورنامنٹ جیت کر بین الاقوامی سطح پر اپنے ملک کا نام روشن کر کے فخر و اعزاز حاصل کیا ان کے نام درج ذیل ہیں-

فاتح- رنراپ- مقام- سال
یوراگوئے- ارجنٹائنا- یوراگوئے- 1930ء
اٹلی- چیکوسلواکیہ- اٹلی- 1934ء
اٹلی- ہنگری- اٹلی- 1938ء
اروگوے- برازیل- برازیل- 1950ء
مغربی جرمنی- ہنگری- سوئٹزرلینڈ- 1954ء
برازیل- سویڈن- سویڈن- 1958ء
برازیل- چیکوسلواکیہ- چلی- 1962ء
انگلینڈ- مغربی جرمنی- انگلینڈ- 1966ء
برازیل- اٹلی- میکسکو- 1970ء
مغربی جرمنی- ہالینڈ- مغربی جرمنی- 1974ء
ارجنٹائنا- ہالینڈ- ارجنٹائنا- 1978ء
اٹلی- مغربی جرمنی- سپین- 1982ء
ارجنٹائنا- مغربی جرمنی- میکسکو- 1986ء
جرمنی- ارجنٹائنا- اٹلی- 1990ء
برازیل اٹلی- امریکہ- 1994ء

فٹ بال دنیا کے تقریباً 110 سے زائد ملکوں میں کھیلی جاتی ہے اس لئے 10- جون سے شروع ہونے والے ورلڈ کپ فٹ بال کے 12- جولائی 98ء تک کھیلے جانے والے فائنل میچ تک کرہ ارض کے فٹ بال کے شائقین کے لئے دلچسپی کا باعث بنا رہے گا-

اس مرتبہ ورلڈ کپ فٹ بال میں شامل ٹیموں کو ان کی گذشتہ کارکردگی کی بناء پر ڈراز میں اہمیت دی گئی ہے- اس وقت سیمی فائنل کی متوقع جن ٹیموں کے نام لئے جا رہے ہیں اس کی وجہ ان کے سٹار کھلاڑی ہی ہیں- فٹ بال کے مبصرین کی رائے میں اگر کوئی بڑا اپ سیٹ نہ ہوا تو گروپ اے سے برازیل اور ناروے' گروپ بی سے اٹلی اور کیمرون' گروپ سی سے جنوبی افریقہ اور فرانس' گروپ ڈی سے سپین اور پیراگوئے' گروپ ای سے جنوبی کوریا اور بیلجیئم' گروپ ایف سے جرمنی اور یوگوسلاویہ' گروپ جی سے برطانیہ اور رومانیہ جبکہ گروپ ایچ سے ارجنٹائن اور کروشیا کی ٹیموں کو اگلے راؤنڈ میں پہنچنے کو یقینی قرار دے رہے ہیں- پہلے راؤنڈ کے اختتام پر جو ٹیمیں دوسرے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 6

راؤنڈ میں پہنچیں گی وہ 27- جون سے "ناک آؤٹ" سسٹم کی بنیاد پر ایک دوسرے کے خلاف میچ کھیلیں گی- اس راؤنڈ میں غلطی کی گنجائش نہیں ہو گی- ہارنے والی ٹیم مقابلوں سے آؤٹ ہو جائے گی- جیتنے والی 8 ٹیمیں 3- اور 4- جولائی کو کوارٹر فائنلز اور پھر آگے بڑھنے والی 4 ٹیمیں 7- اور 8- جولائی کو سیمی فائنلز کھیلیں گی- 3- دن آرام کے بعد 12- جولائی کو ورلڈ کپ کا فائنل کھیلا جائے گا- ورلڈ کپ فٹ بال 98ء کا افتتاحی میچ عالمی چیمپئن برازیل اور سکاٹ لینڈ کے درمیان ہو گا جس کے لئے برازیل کے کوچ نے سابقہ تمام روایات توڑ کر تقریباً 20 یوم قبل ہی میچ کے لئے اپنے 11 کھلاڑیوں کا اعلان کر کے سب کو حیرت میں ڈال دیا-

10- جون 1998ء سے یورپ کے سرد ملک فرانس کے میدانوں میں فٹ بال کھلاڑیوں کے "ٹوز" سے جو شعلے نکلیں گے یہ نہ صرف یورپ کی سردی کم کر دیں گے بلکہ دنیا بھر کے شائقین فٹ بال کے دلوں کو بھی گرما دیں گے- فٹ بال کا کھیل ایک ایسا آرٹ ہے جو کھیلنے والے اپنے پاؤں کی ٹھوکروں سے تخلیق کرتے ہیں اور گاہے بگاہے "سر" کا استعمال کر کے اس میں ورائٹی پیدا کرتے ہیں- ہر شاہکار مدمقابل کے گول پوسٹ کے "جال" میں گیند پہنچانے میں مکمل ہوتا ہے اور گیند کے راستوں کو اگر لائنوں کی شکل میں ظاہر کیا جائے تو گیند کی حرکت آگے پیچھے، اوپر نیچے دیکھنے سے دل خوش ہو جاتا ہے- یہ ایک ایسا آرٹ بھی ہے جس کی تخلیق کے پیچھے مہارت اور پیشگی منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ فوری اور بروقت فیصلہ کار فرما ہوتا ہے فٹ بال کے میدان کی اچھی تصویریں ہی فتح کی علامت ہوتی ہیں اور یہ کبھی ایک کھلاڑی اور کبھی زیادہ تعداد میں باہم اشتراک سے بناتے ہیں- ورلڈ کپ 98ء کے فرانس میں فائنل مقابلوں کے لئے جو میدان منتخب ہوئے ہیں یقیناً وہ 10- جون سے 12- جولائی 98ء تک کئی شاہکار تصویروں کے لئے کینوس کے طور پر تاریخ میں محفوظ ہو جائیں-

آخر میں فٹ بال کے ماضی کے سٹار کھلاڑی ڈیگو میراڈونا کا ذکر کر دیا جائے- ورلڈ کپ 98ء میں دنیا بھر سے مختلف ممالک کی نمائندگی کرنے والے سابق کھلاڑی کسی نہ کسی روپ میں مقابلوں کے وقت فرانس میں موجود ہوں گے- لیکن افسوس ماضی قریب میں فٹ بال کی دنیا پر چھائے رہنے والے ارجنٹائن کے ڈیگو میراڈونا ان مقابلوں میں کسی بھی طرح شریک نہیں ہو سکیں گے- میراڈونا ورلڈ کپ میں ارجنٹائن کے ایک ٹی وی چینل کی طرف سے ٹی وی کمنٹیٹر کے طور پر جانا چاہ رہے تھے لیکن وہ 1994ء کے ایک ناخوشگوار واقعہ کی وجہ سے وہاں نہیں جا سکیں گے 1994ء میں میراڈونا پر اپنی رہائش کے باہر رپورٹروں پر طیش میں آکر فائرنگ کرنے کا الزام ہے جس سے 4 رپورٹرز زخمی ہو گئے تھے- مقدمہ درج ہو جانے کے بعد عدالت نے میراڈونا کو 4 سال کی سزا سنائی تھی جس کے خلاف میراڈونا نے اپیل کی اور وقتی طور پر سزا معطل ہو گئی لیکن وہ عدالتی کارروائی کے باعث فرانس ورلڈ کپ میں کسی طرح بھی شرکت نہیں کر سکے گا- میراڈونا کے اعزازات میں ایک گول بھی ہے جو اس نے 1986ء کے ورلڈ کپ فٹ بال میں انگلینڈ کے خلاف "ہاتھ مار کر" کیا تھا اور اس گول کو بہترین گول بھی قرار دیا جا چکا ہے-

☆-☆-☆-☆

بقیہ صفحہ 4

تو میں اس قربانی کے لئے تیار ہوں اور احمدیت کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھوں گا- یہ دوست آج کل وہاں جماعت کے صدر ہیں اور ناموافق حالات کے باوجود احمدیت کا پرچار کر رہے ہیں-

ہمارے بھائی یوسف صاحب کی ایک خوبی یہ تھی کہ اکثر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے میرے ساتھ اکثر کار میں آگے بیٹھتے تھے جب انہیں خاموش دیکھا زیر لب ذکر الٰہی میں مصروف پایا- قرآن مجید بہت پر غم آواز سے پڑھتے تھے- انہیں اکثر اوقات مرکزی احمدیہ بیت میں عبادت کی امامت کرانے کا موقع ملتا- جب تک صحت نے اجازت دی بلند آواز سے لوگوں کو عبادت کے لئے بلاتے- جب سب لوگ عبادت کے بعد بیت سے روانہ ہو جاتے بلند آواز سے کلام الٰہی پڑھتے ان کی آواز میں ایک درد تھا- واقعی مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے-

میرے R.D.Congo میں دس سال قیام کے دوران موصوف کے خطوط آتے تھے جن کا میں جواب دیتا تھا ان کی دلی تمنا تھی کہ وہ وہاں جا کر میرے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام کریں لیکن اب عمر کے اس حصہ میں داخل ہو چکے تھے کہ دور دراز ممالک کا سفر کرنا ان کے لئے ممکن نہ تھا اس لئے وہ اپنی اس نیک تمنا کو پورا نہ کر سکے-

ان کا آخری وقت بھی جماعت کی خدمت میں آیا- جماعت ماریشس نے انہیں آخری ایام میں احمدیہ مرکز میں رکھا اور جماعت کے دوستوں نے ان کی خدمت کی- دعا ہے کہ مولا کریم بھائی یوسف صالح صاحب کو اپنی رضا کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے- آمین

★......★......★......★

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جو امسال انٹرمیڈیٹ اور بیچلرز کے امتحان دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں اور آئندہ حکومتی پیشہ ور ادارہ یا جنرل یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہش مند ہیں- ان کو عام طور پر داخلہ کے وقت ڈومیسائل کی ضرورت پڑے گی امتحان کے بعد اولین فرصت میں ڈومیسائل بنوا لیا جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ داخلہ کے وقت بنوانا بعض اوقات مشکلات پیدا کر دیتا ہے- اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ میڈیسن و انجینئرنگ اور دیگر اہم اداروں میں داخلہ کے وقت ڈومیسائل کا درخواست کے ساتھ جمع کروانا لازمی ہے-

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں-

عزیزم محترم نعیم احمد صاحب شیخ ابن شیخ بشیر احمد صاحب سکھری کوئٹہ 42 سال کی عمر میں ہی بقضائے الٰہی مورخہ 9- جون کو کوئٹہ میں وفات پا گئے موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے- ان کے بڑے بھائی شیخ منیر احمد صاحب ان کا جسد خاکی ربوہ لائے- مورخہ 10- جون کو صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم جناب مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی-

ایک ہفتہ پہلے موصوف کے بہنوئی عبدالسمیع خان صاحب 56 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے تھے- محترم شیخ بشیر احمد صاحب سکھری جن کی صحت پہلے ہی کمزور ہے ان کے اور دوسرے عزیزوں کے لئے یہ صدمات بہت بھاری ہیں- اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو-

○ مکرم امیرالدین ظفر صاحب سابق پی ٹی آئی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مورخہ 98-6-2 بروز منگل بوقت شام ساڑھے سات بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ربوہ میں وفات پا گئے- ان کی عمر 56 سال تھی- آپ کو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر بطور ناظم صفائی کئی سال تک خدمت کا موقع ملتا رہا- اگلے روز 98-6-3 مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب (مربی سلسلہ) نے دعا کروائی- موصوف مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن اور مکرم عبدالحلیم احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کے ماموں تھے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے-

○ مکرم سردار لعلو خان سہرانی بلوچ نمبردار بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خان مختصر علالت کے بعد مورخہ 98-5-22 جمعۃ المبارک صبح 4 بجے بعمر 78 سال وفات پا گئے آپ محترم حضرت محمد اعظم خان صاحب سہرانی بلوچ رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے تھے نماز جنازہ اور تدفین شام 5 بجے بستی سہرانی کے مقامی قبرستان میں ہوئی علاقہ کے معززین اور احباب جماعت بکثرت شامل ہوئے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

○ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ بیگم محترم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان مورخہ 21- مئی کو ماڈل ٹاؤن اسلام آباد میں بعمر 90 سال وفات پا گئیں اگلے روز ان کی تدفین اسلام آباد کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی-

آپ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی اکلوتی بیٹی تھیں- آپ کے بڑے داماد مرزا لطف الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ ہیں محترم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان ایران اور عراق کے سابق امیر رہے ہیں- ان کے ساتھ ان کی اہلیہ دینی خدمات میں پیش پیش رہی ہیں- اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے-

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب دفتر مشیر قانونی کی چھوٹی ہمشیرہ مکرم عطیۃ الحیٔ گذشتہ کئی روز سے بخار کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور گلے میں انفکیشن ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے-

اسی طرح ان کے بہنوئی مکرم منور ذوالنون کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی والدہ صاحبہ فالج کے عارضہ میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے-

○ مکرم کاشف رفیق صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ، مکرم عامر شہزاد صاحب دارالبرکات ربوہ، مکرم کاشف مسعود صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو مورخہ 98-6-8 کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یاب کرے-

ولادت

○ مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-5-28 کو بیٹے سے نوازا ہے- بچہ کا نام ہمایوں نعیم بھٹی تجویز کیا گیا ہے- جو وقف نو میں شامل ہے- نومولود مکرم حسن الدین بھٹی صاحب دارالنصر غربی (الف) ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالسلام صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) میرا بھڑ کا آزاد کشمیر کا نواسہ ہے- مولیٰ کریم اسے نیک خادم دین اور والدین کے لئے حقیقی رنگ میں قرۃ العین بنائے-

اعلان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کا E-Mail ایڈریس یہ ہے

taleem@lhr.comsats.net.pk

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :11 جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

13جون غروب آفتاب	7-17
14جون طلوع آفتاب	4-59

عالمی خبریں

سمندری طوفان سے بھارت کی ریاست گجرات کے ساحلی علاقوں اور راجستھان میں ہونے والی اموات کی تعداد بڑھ کر ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ صرف کنڈتلہ میں ایک جہاز ڈوبنے سے 450۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ راجستھان میں ٹرینوں کی آمد و رفت میں روکاٹ ہو گئی ہے۔ ہزاروں مکانات اور مواصلاتی نظام تباہ ہو گیا ہے۔ سینکڑوں افراد زخمی اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں۔

بھارت کے جنوبی علاقے آندھرا پردیش میں باغیوں نے فوجی گاڑی دھماکے سے اڑا دی' 12 فوجی ہلاک ہو گئے۔

بیت المقدس میں 58 یہودی مکانات تعمیر کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ فلسطین نے اسرائیلی حکومت کے اس فیصلے کے خلاف سلامتی کونسل کو احتجاجی یادداشت پیش کردی ہے۔

ایرانی وزیر خزانہ کمال خرازی نے کہا ہے کہ ان دنوں گردش کرنے والی اصطلاح "اسلامی بم" سے دکھ ہوا ہے اسلام پاکیزہ مذہب ہے۔ اس کا دھماکہ نہیں کیا جاسکتا "اسلامی بم" کی اصطلاح بے بنیاد ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے متعدد بھارتی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے ہیں۔

ایتھوپیا اور اریٹیریا کے درمیان ایک اور محاذ پر جنگ شروع ہو گئی ہے۔

لیبیا کے رہنما معمر قذافی ایک قاتلانہ حملے کے نتیجہ میں معمولی زخمی ہو گئے جبکہ ان کا ایک محافظ مارا گیا ہے۔

بھارت نے پاکستان کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی طرف سے کسی بھی قسم کی ثالثی کو مسترد کردیا ہے۔

الجزائر میں ایک ٹرین میں دھماکہ سے 12۔افراد ہلاک اور 21 زخمی ہو گئے ہیں۔

فلسطین کے سربراہ یاسر عرفات اپنی خراب صحت کی وجہ سے اپنے موجودہ عہدے سے دستبردار ہو جائیں گے۔

نائیجیریا میں حزب اختلاف نئے فوجی حکمران کی نامزدگی کو چیلنج کرے گی۔ نامزدگی غیر قانونی ہے۔ حزب اختلاف نے مطالبہ کیا ہے کہ بین الاقوامی برادری جنرل ابوبکر کے خلاف پابندی لگائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قوم نے غلامی کا راستہ چھوڑ کر آزادی کا راستہ اختیار کرلیا ہے۔ قوم کو ایٹمی قوت بن جانا مبارک ہو۔ انہوں نے کہا میں قومی ایجنڈ کے تحت مختلف شعبوں میں ہمہ گیر تبدیلیاں لانا چاہتا ہوں۔ سب سے بڑا مسئلہ زرعی شعبہ کی زبوں حالی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ زرعی زمین واگزار کرائی جائے گی جو انگریزوں سے مل کر حاصل کی گئی اور اصلاحات کے قوانین سے بچالی گئی۔ اس کا رقبہ 12 لاکھ ایکڑ ہے۔ یہ ہاریوں اور کسانوں میں تقسیم کی جائے گی۔ زرعی قرضوں کی مالیت ساڑھے بارہ ارب روپے سے بڑھا کر 40 ارب روپے کردی گئی ہے۔ ٹریکٹروں کی قیمت میں ایک لاکھ روپے کی کمی کردی گئی ہے۔ روپے کی قیمت میں کمی نہیں کی جائے گی۔ بیرون ملک پاکستانی خود انحصاری فنڈ جمع کریں۔ 30۔ جون تک ایک لاکھ ڈالر بھیجنے والے کو مراعات ملیں گے۔

وزیراعظم نے کہا کہ لازمی پرائمری تعلیم کا قانون بنے گا ہنرمند اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو 10 ہزار سے 50 لاکھ تک قرضے ملیں گے۔ وزیراعظم ہاؤس فروخت کردیا جائے گا۔ اور چاروں گورنر ہاؤس سٹیٹ گیسٹ ہاؤس بنادیئے جائیں گے۔ سابق ایوان صدر میں خواتین یونیورسٹی بنے گی۔ ضلعی افسروں کی رہائش گاہیں بھی بیچنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہوٹلوں میں سرکاری تقریبات منعقد کرنے پر پابندی ہوگی۔ جنرل سیلز ٹیکس نافذ کیا جائے گا۔

وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کالاباغ ڈیم بنانے کا اعلان کیا اور کہا کہ میں نے ٹھوس عملی اقدام کا آغاز کردیا ہے۔ سرکاری چھٹیاں 20 سے کم کرکے 13 کر دی گئی ہیں۔ سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں نئی خریداری کی پابندی ہوگی۔ تاجر برادری ٹیکس کی ادائیگی کے لئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے۔ سندھ سرحد اور بلوچستان میں زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کا حکم دے دیا ہے۔

قوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ شریف فیملی کے متنازعہ قرضوں کی ادائیگی کے لئے اس کے تمام اثاثے حکومت کے سپرد کردیئے جائیں۔

ہیلی کاپٹر سیکنڈل کے سلسلہ میں بے نظیر بھٹو کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے سابق صدر لغاری کو بھی طلب کرلیا ہے۔ دونوں رہنماؤں کو ملزم کی حیثیت سے طلب نہیں کیا جارہا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکوں کی آڑ میں نواز شریف نے اپنے خاندان کی حکمرانی مستحکم کرنے کے لئے ایمرجنسی نافذ کی ہے۔ اور وہ بہت جلد اپوزیشن۔ پریس اور عدلیہ کا بچا کھچا کردار جلد ختم کرنے والے ہیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نواز شریف کے کہنے پر میری کردار کشی کی مہم چلا رہی ہے۔ کمیٹی کو ہیلی کاپٹروں کی خریداری میں ادا شدہ رقم کے متعلق پوچھنا ہے تو متعلقہ وزارت اور آڈٹ والوں سے پوچھے۔ ہم پر ناجائز دباؤ ڈالا جارہا ہے۔

حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کو بتایا ہے کہ خدمت کمیٹیوں کا کردار صرف نگران کا ہے۔ سرکاری اہلکاروں کی کارکردگی کے متعلق شکایات کی چھان بین کرکے مجاز اتھارٹی کو بتائیں گی۔

مرکزی خدمت کونسل کے چیئرمین ممتاز تارڑ نے کہا ہے کہ عوام کو سب سے زیادہ شکایات واپڈا اور پولیس سے ہیں۔ عوام بلوں کی درستگی کے لئے خدمت کمیٹیوں سے رجوع کرسکتے ہیں۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ کشمیر پر کسی بھی وقت جنگ ہو سکتی ہے۔ بھارت کو شدید نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کشمیر میں بھارتی فوج انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کررہی ہے۔

تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ "ظلم بزور بازو روکیں گے" جہاں کہیں ظلم ہو گا وہاں خود پہنچیں گے۔ ملک میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ قوم کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں اور حکمران قربانی مانگ رہے ہیں۔

ربوہ میں جمعرات کی شب ساڑھے آٹھ بجے کے قریب تیز آندھی آئی جس کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی۔ بارش اور تیز ہواؤں کا سلسلہ رات بھر جاری رہا۔ بجلی معمولی وقفوں کے سوا' رات بھر بند رہی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شرح چندہ الفضل

سالانہ	-/750 روپے
ششماہی	-/375 روپے
سہ ماہی	-/188 روپے
خطبہ نمبر	-/150 روپے

(مینیجر)

ہیٹ سٹروک سے بچیئے

گرمی اور لو میں ہیٹ سٹروک کا خطرہ ہروقت موجود ہے۔ SUMMER TONIC کا بروقت استعمال لو لگنے سے بچاتا ہے۔ اور ہیٹ سٹروک کا علاج بھی ہے۔ قیمت -/20 روپے۔

کیوریٹو میڈیلسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گول بازار ربوہ فون 213156/771

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۴۰ گرام /۴۸ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
/۳۰۰ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

Sale, Service, Maintenance
Communication Consultant
انٹرکام - ٹیلی فون ایکسچینج - کارڈلیس فون - ملٹی لائن فون - ملٹی لائن سٹینو فون
Leaders Telecom
10-Municipal Complex, K-5 Murree Road.
Near Maharaja Hotel, Rawalpindi
Tel.: 552388 - 559379 Fax: 051-553003

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں داخلے جاری ہیں۔
مورخہ 15 جون 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلے جاری ہیں ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium 166 کمپیوٹرز اور مکمل ائرکنڈیشنڈ لیبارٹری ☆
مزید معلومات بذریعہ فون: 212034 یا کالج واقع 23- شکور پارک۔ ربوہ آکر حاصل کی جاسکتی ہیں۔
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔